Regd No L 5254

217

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ دسمبر بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر میں نقرس کی درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

—— لاہور ۵ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو گذشتہ رات سانس کھینچ کر آتا رہا۔ دل کی کمزوری میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے عام نقاہت بھی زیادہ ہے۔ البتہ ٹمپریچر میں بفضلہ تعالیٰ کمی ہے۔ احباب مکرم نواب صاحب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عبد السلام صاحب مہتہ کا عزم کینیڈا
دفینوں کی تلاش اور ان کی کھدائی سے متعلق اعلیٰ تربیت کا حصول

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے صاحبزادے عبد السلام صاحب مہتہ بیش قیمت دفینوں کی تلاش اور ان کی کھدائی سے متعلق انجینئرنگ کی اعلیٰ ٹریننگ حاصل کرنے کی غرض سے کینیڈا اور امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ۱۰ نومبر کو بذریعہ بحری جہاز کراچی سے روانہ ہوئے تھے۔ کینیڈا اور امریکہ کی ایک انجینئرنگ فرم سے ہیروں کی تلاش اور کان کنی کے آلات بنانے میں بہت مشہور ہے۔ انہیں ٹریننگ کی سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ آپ پہلے پاکستانی ہیں۔ جنہوں نے اس فن میں مہارت حاصل کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس فن کے ماہرین کی پاکستان کو بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ کانیں کھودنے تیل وغیرہ کے کنوئیں بنانے اور ہائیڈل پروجیکٹس وغیرہ تعمیر کرنے میں زیر زمین پہاڑوں کی تہ در تہ ساخت کے علم سے بے حد فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ عبد السلام صاحب مہتہ تقسیم سے قبل کلکتہ میں لوہے۔ اور فولاد کے ایک بڑے کارخانے کے مالک تھے۔ جو ۱۹۴۷ء کے فسادات کے سلسلہ میں تباہی کی نذر ہو گیا تھا۔

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے مہتہ صاحب کے عزم کینیڈا کی خبر ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ مکرم مہتہ صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و کامران واپس لائے۔

برطانیہ کے تشدد کے خلاف مصر کے طول و عرض میں احتجاجی مظاہرے - قاہرہ میں مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم

قاہرہ ۵ دسمبر۔ نہر سویز کے علاقہ میں برطانیہ کے تشدد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے آج قاہرہ میں بند ہو گیا۔ ابھی حال ہی میں مصریوں اور برطانوی فوج کے درمیان جو زبردست جھڑپ ہوئی تھی۔ اس کے خلاف مصر کے طول و عرض میں مظاہروں کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ آج یہاں اسی قسم کے ایک احتجاجی مظاہرے کو جب پولیس نے منتشر کرنا چاہا۔ تو مظاہرین اور پولیس کے درمیان مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ پولیس کے تمام ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ تا اس قسم کے ہنگاموں کی روک تھام کی جا سکے۔ کل جو ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان کا نفاذ آج بھی جاری رہا۔ نہر سویز کے علاقہ کی صورت حال تیزی سے خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر غور و خوض کرنے کے لئے مصر کے بڑے بڑے فوجی افسروں اور نامور سیاسی لیڈروں کے درمیان ایک نہایت اہم ملاقات ہوئی۔ اس میں وزیر داخلہ، وزیر جنگ اور مصری فوج کے کمانڈر انچیف نے بھی حصہ لیا۔ موجودہ ہنگامی حالات کے پیش نظر تمام بڑے بڑے شہروں میں جن میں قاہرہ اور اسکندریہ بھی شامل ہیں گشتی پولیس کے دستے متعین کر دئیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں غیر ملکی سفارتخانوں اور دفاتر وغیرہ پر بھی پہرہ کے انتظامات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

آج فواد اول یونیورسٹی کے طلباء کے ایک وفد نے وزیر داخلہ سے ملاقات کے دوران میں ان سے مطالبہ کیا۔ کہ طلباء کو فوجی تربیت دی جائے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلح کیا جائے۔ تاکہ وہ برطانوی استبداد کا مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ جب تک ایک برطانوی سپاہی بھی مصر کی سرزمین میں موجود رہے گا۔ وہ برطانیہ کے خلاف مہم جاری رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ وزیر داخلہ نے طلباء کو یقین دلایا۔ کہ قومی امنگوں کو شایان شان طریق پورا کرنے کے سلسلہ میں ہر مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے تشدد کے خلاف طلباء نے احتجاج کا ایک اور طریق بھی اختیار کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک متفقہ فیصلے کے مطابق وہ دس دن تک کلاسوں میں شریک نہیں ہوں گے۔ آج تصادم میں پولیس کی گولیوں سے تیس مزدور اور طلباء زخمی ہوئے۔ کسی کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

اب تک سرحد میں مسلم لیگ ۵۵ نشستوں میں سے ۴۸ نشستیں حاصل کر چکی ہے

پشاور ۵ دسمبر۔ سرحد کے عام انتخابات میں مسلم لیگ اب تک ایوان کی ۸۵ نشستوں میں سے ۴۸ پر قبضہ کر چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آدھی سے زیادہ نشستوں پر اسے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ باقاعدہ الیکشن لڑ کر جتنی نشستیں اس نے جیتی ہیں۔ ان کی تعداد ۴۲ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ۵ آزاد امیدواروں نے اور ایک غیر مسلم حلقہ سے کامیاب ہونے والے امیدوار نے مسلم لیگ کو کامل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ تین جنوبی اضلاع کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں آج پولنگ ختم ہو گیا۔ ابھی بعض حلقوں کے نتائج کا اعلان نہیں ہوا ہے۔ حلقہ نمبر ۸ میں مسلم لیگی امیدوار صاحب خان کو جناح عوامی لیگ کے امیدوار فضل کریم آصف سے ۲۰۰۱ سے زیادہ ووٹ ملے۔ یہ حلقہ کوہاٹ شہر اور چھاؤنی پر مشتمل ہے۔ مردان کے حلقہ نمبر ۱۵ میں جناح عوامی لیگ کے عبد الستار خان نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اس لئے اب مسلم لیگ کے امیدوار اسحاق خان اور آزاد یوسف زئی پارٹی کے امیدوار خان محمد عمر خان کے درمیان براہ راست مقابلہ ہو گا۔ موخر الذکر پارٹی کی سرگرمیاں صرف ضلع مردان تک ہی محدود ہیں۔ وہاں اس نے چھ امیدوار کھڑے کئے ہیں۔

"مجھے حادثہ قتل سے پہلے علم نہ تھا کہ مرکزی حکومت نے سید اکبر کو ڈپٹی کمشنر ہزارہ کی نگرانی میں دیدیا ہے"
تحقیقاتی کمیشن کے سامنے سرحد کی اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کا بیان

راولپنڈی ۵ دسمبر۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے آج سرحد کی حکومت کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ کمیشن کے سامنے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے اپنا کوئی نمائندہ مقرر کرے۔ یہ ہدایت سرحد کی صوبائی حکومت کو وہاں کے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کی شہادت دی گئی ہے اس کے علاوہ میں چھ اور گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ ان میں ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر صوبہ سرحد کے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اور قاتل سید اکبر کی دو نوکرانیاں شامل تھیں۔ دونوں نوکرانیوں کے بیانات آزجہ بند کمرے میں لئے گئے۔ لیکن بعد میں کھلے اجلاس میں ان کی گواہی سنا دی گئی۔ کمیشن نے ان سے اس بارے میں سوالات کئے تھے۔ کہ سید اکبر کا تعلق کن کن لوگوں سے تھا۔ اس ضمن میں وہ کچھ نہیں بتا سکیں۔ اس سے قبل ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے سید اکبر کی نقل و حرکت کے متعلق بعض کوائف بیان کرنے کے بعد بتایا۔ کہ انہیں ۱۹۱۸ء کے بنگال ریگولیشن ایکٹ کے تحت سید اکبر کے زیر حراست ہونے کا علم اس سال اگست میں ہوا تھا۔ سرحد کے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی نے بتایا۔ کہ حادثہ قتل سے پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ سید اکبر کو مرکزی حکومت نے مذکورہ ایکٹ کے تحت ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں دے دیا ہے۔

کشمیر کے جھگڑے میں مصالحت کی پیشکش

قاہرہ ۵ دسمبر۔ عرب لیگ نے کشمیر کے جھگڑے میں ہندوستان و پاکستان کے درمیان مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔ آج عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عزام پاشا نے اس پیشکش کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ لیگ مصالحت کرانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ دونوں میں سے کوئی ایک پارٹی اس کی درخواست کرے۔

عارضی حکومت کے نئے سربراہ

مظفر آباد ۵ دسمبر۔ میر واعظ مولانا محمد یوسف نے آج آزاد کشمیر کی عارضی حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ آزاد کشمیر کی عدالت عالیہ کے چیف جج نے یہ حلف اٹھوایا۔

فلپائن میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے پانچ سو زیادہ افراد ہلاک

منیلا ۵ دسمبر۔ وسطی فلپائن کے ایک جزیرے میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ جانے سے پانچ سو سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لاوا ابھی تک بہ رہا ہے۔

ریڈ کراس اور طبی امداد کی دوسری جماعتوں نے قریب کی چٹانوں اور راکھ کے ڈھیروں کے نیچے سے سولہ نعشیں برآمد کی ہیں۔ فلپائن کے بحری بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے۔ تو جزیرے کو فوراً خالی کیا جا سکے۔ جزیرے کے بعض علاقوں میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ دوائیں اور خوراک وغیرہ پہنچائی جا رہی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

محمود بن گئے وہ بنے جب ایاز ہم

مندرجہ ذیل نظم ۱۱/۷/۵۱ کو بمقام سکیسر کہی گئی تھی۔

آؤ تمہیں بتائیں محبّت کے راز ہم
چھیڑیں تمہاری روح کے خوابیدہ ساز ہم

میدانِ عشق میں ہیں رہے پیش پیش وہ
محمود بن گئے وہ بنے جب ایاز ہم

بطحا سے نکلے وہ کبھی سینا سے آئے وہ
جدّت طراز وہ ہیں کہ جدّت طراز ہم

ایسی وفا ملے گی ہمیں اور کس جگہ
آئینگے اُن کے عشق سے ہرگز نہ باز ہم

وُہ آئے اور عشق کا اظہار کر دیا
پڑھتے رہے اندھیرے میں چھُپ کر نماز ہم

عشقِ صنم سے عشقِ خدا غیر چیز ہے
اس رہ کے جانتے ہیں نشیب و فراز ہم

اک ذرّہ حقیر کی قیمت ہی کیا بھلا
کرتے ہیں ان کے لطف کے بل پر ہی ناز ہم

گاتے ہیں جب فرشتے کوئی نغمۂ جدید
ہاتھوں میں تھام لیتے ہیں فوراً ہی ساز ہم

(بقیہ لیڈ صفحہ ۳ سے)

حکومت کو تو آپ اکسا رہے ہیں کہ دوسروں کی مذہبی آزادی پر پابندی لگا دی جائے۔ اور الزام ایک جماعت کے امام پر لگا رہے ہیں۔ جو ایک ایسے شخص کو اپنی جماعت سے اس لئے خارج کرنا چاہیے کہ وہ جماعت کے عقیدہ سے متفق نہیں۔ تا کہ وہ اپنے ہم عقیدہ جناب سرور صاحب سے جا ملے۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق آزادی سے رہے سہے۔ کیونکہ مسلم لیگی حکومت کسی کے عقیدہ پر پابندی نہیں لگاتی۔ حکومت سے یہ کہنا کہ سوائے عبید اللہ سندھی کے مریدوں کے لادینی عقائد کے باقی تمام عقائد پر پابندی لگا دی جائے تو استبداد اور مطلق العنانی ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ اگر تمہارا عقیدہ ہم سے مختلف ہے۔ اس لئے تم آزاد ہو جو عقیدہ چاہو رکھو "ذات برادری سے باہر کرنا کہلاتا ہے۔ اور ذرا یہ ہٹلری شان بھی ملاحظہ فرمائیے کہ چونکہ سرور صاحب کے ذاتی خیال میں حکومت کے اقدامات ۹۹ فیصدی عوام کی بہتری کے لئے ہیں، اس لئے ان کے خلاف آواز اٹھانے والا گردن زدنی ہے۔ اس لئے حکومت کو مصطفےٰ کمال کا عزم ولقین پیدا کر کے اس کا سدباب کرنا چاہیئے۔ تا کہ پاکستان کی مستورات بھی کھلم کھلا کیبردں میں ناچیں۔ اور سرور صاحب ان کی فنکارانہ لطیف حرکات سے لطف اندوز ہوں۔ یہ ہے وہ تزکیہ اخلاق اور اصلاح احوال جو سرور صاحب پاکستان کے عوام کے لئے پسند فرماتے ہیں۔ (باقی)

قافلہ کی فہرست داخل کر دی گئی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قافلہ قادیان کی فہرست مکمل کر کے حکومت کے دفتر میں داخل کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اب کوئی صاحب مزید درخواست ارسال نہ فرمائیں جن اصحاب (بھائیوں اور بہنوں) کے نام کا انتخاب کیا گیا ہے انہیں عنقریب رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ یا دیگر پختہ ذریعہ سے اطلاع بھجوا دی جائے گی۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے کہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۵۱ء کی شام تک ضرور لاہور پہونچ جائیں۔ جہاں محترمی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور کی نگرانی میں ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ مفصل ہدایات بعد میں خط کے ذریعہ بھجوا دی جائیں گی۔ جن اصحاب کو میرے دفتر کی طرف سے اطلاع نہ پہونچے وہ سمجھ لیں کہ ان کا نام انتخاب میں نہیں آیا۔ اور ایسے دوست لاہور تشریف لانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ بلکہ ربوہ کے جلسہ کی تیاری کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام خاکسار۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

اراضی ربوہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

ربوہ دار الہجرت کے محلہ "س" (جس کا مستقل نام محلہ دار الرحمت ہوگا) کے متعلق اکثر احباب دفتر کی پیشکردہ الاٹمنٹ پر مطمئن نہیں۔ اس کے علاوہ ۲۰۰ روپے شرط پیشگی برائے خشت پختہ لگانے کی وجہ سے مقاطعہ گیران کی ایک معتدبہ تعداد جو بحیثیت نمبر اس محلہ میں زمین لینے کا حق رکھتی تھی۔ اس محلہ میں زمین لینے سے محروم ہو گئی ہے۔ لہٰذا ان امور کے تدارک کے لئے اور حق داروں کو ان کا جائز حق دینے کے لئے محلہ س کے تمام قطعات کی الاٹمنٹ جس کا اعلان الفضل مورخہ ۳/۸/۵۱ میں کیا گیا تھا منسوخ کی گئی ہے۔ البتہ جن قطعات پر مکان بن چکے ہیں ان کی الاٹمنٹ قائم رہے گی اور اب دوبارہ نئی الاٹمنٹ مطابق مقاطعہ گیری نمبر کی جائے گی۔ نئی الاٹمنٹ کے لئے ۸ اور ۹ دسمبر یعنی ہفتہ اور اتوار کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔

الاٹمنٹ ۸ر دسمبر کو صبح ۸ بجے دفتر آبادکاری ربوہ میں شروع ہو جائیگی۔ احباب خود یا بذریعہ نمائندگان اس دن آکر نقشہ دیکھ کر نمبر دار قطعہ پسند کر لیں۔ جو نہ خود آسکیں اور نہ نمائندہ مقرر کر سکیں وہ دفتر آبادی کے نام بذریعہ رجسٹری ڈاک مختار نامہ بھجوا دیں ؛

محلہ د اور ج کی الاٹمنٹ بھی اسی روز بطریق بالا کی جائے گی۔ یعنی ہر مقاطعہ گیر یا اس کے نمائندہ کو نمبر وار نقشہ دکھا کر قطعہ پسند کرایا جائے گا۔ جن دوستوں نے ابھی تک کسی اور محلہ میں یعنے الف ب ص اور ط میں زمین نہیں لی۔ ان کو خود یا بذریعہ نمائندہ تاریخ مذکور کو اپنے لئے زمین کا ٹکڑا حاصل کر لینا چاہیئے ؛ (صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

محلہ س د اور ج میں ایک ہزار مقاطعہ گیری نمبر تک نام آسکے گا۔

اراضی ربوہ کی الاٹمنٹ کے متعلق ایک ضروری اعلان جو اوپر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق دوستوں کی اطلاع کے لئے مزید عرض کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ س د اور ج کے رقبہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ ہے کہ صرف ان مقاطعہ گیران احباب کے نمبر ان محلہ جات میں آسکیں گے جن کا مقاطعہ گیری نمبر ایک ہزار تک ہے۔ اس لئے وہی مقاطعہ گیر احباب تشریف لائیں جن کا خریداری نمبر ایک ہزار تک ہے۔ اور جنہوں نے ابھی تک کسی اور محلہ میں زمین نہ لی ہو۔

یہ بھی نوٹ فرما لیا جائے کہ محلہ د کی الاٹمنٹ بھی محلہ س کے ساتھ ہی منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اب ۸۔۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو تینوں محلوں کی یعنی س د اور ج کی الاٹمنٹ مطابق اعلان مندرجہ بالا ہوگی۔

(صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۵۱ء

قارئین الفضل سے معذرت کے ساتھ

مغربی الحاد کے زیر اثر پاکستان ایسے اسلامی ملک میں بھی ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہوا ہے۔ جس کی نظر میں "بے دینی" ہی دراصل "اسلام" ہے۔ ان کے خیال میں نماز نہ پڑھنے والا روزہ نہ رکھنے والا زکوٰۃ نہ دینے والا حج نہ کرنے والا اسلامی اصولوں پر زیادہ کاربند ہے۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جو نماز پڑھتے روزے رکھتے۔ زکوٰۃ دیتے اور حج کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض نمازی روزہ دار زکوٰۃ دینے والے اور حاجی بڑے خراب لوگ ہوتے ہیں۔ بظاہر دیندار نظر آتے ہیں۔ مگر بباطن پرلے درجے کے بے دین ہوتے ہیں۔ مگر یہ الگ بات ہے جس طبقہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ طبقہ اصولاً یہ خیال کرتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے وہ معنے نہیں جو بظاہر اس کے الفاظ سے نکلتے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج جس طرح ادا کئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل قدامت پرستی ہے الصلوٰۃ کے معنے یہ نہیں کہ انسان پانچ وقت اس طرح نماز ادا کرے۔ جس طرح آجکل مسجدوں میں کی جاتی ہے۔ بلکہ اس کے معنے ہیں اگر آدمی اچھی طرح پیٹ کے لئے اپنا فرض ادا کرتا ہے تو وہ نماز ہی پڑھتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نماز نہیں؛

یہ درست ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کے تمام اعمال ہی عبادت ہوتے ہیں۔ مگر جس طبقہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ وہ سرے سے پنجگانہ نماز کا قائل ہی نہیں وہ سمجھتا ہے کہ قیام و قعود و سجود وغیرہ کی نماز تو نماز ہے ہی نہیں۔ بلکہ نماز تو کچھ اور ہی چیز ہے۔ جس کی دین کے ان اجارہ داروں یعنے نمازیوں کو سمجھ ہی نہیں آئی۔ اس طبقہ میں خاصکر وہ لوگ شامل ہیں جو اشتراکی فسطائی مادی نظریہ سے متاثر ہیں۔ ان کے خیال میں جو کام "پیٹ" کے نقطۂ نظر سے نہ کیا جائے۔ وہ نیک کام کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔

آپ کو یہ سنکر شائد حیرانی ہوگی کہ اس طبقہ کی پیدائش ان لوگوں میں نہیں ہوئی۔ جن کو دین کی تعلیم ہی سرے سے نہیں ملی۔ یا جنہوں نے صرف انگریزی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پائی ہے۔ بلکہ یہ طبقہ زیادہ تر ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کی تعلیم دیوبند ایسے اسلامی مدرسوں میں ہوئی ہے۔ جن کا دعوےٰ ہے کہ وہ مشرقی علوم کے منتہی ہیں۔ مگر جن کی آنکھیں مغربی مادی ترقیات نے چندھیا دی ہیں۔ جنہوں نے مغربی علوم کی الف بے تے بھی نہیں پڑھی۔ مگر دور سے ہی ان کے نظاروں سے بوکھلا کر احساس خودکمتری کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور بغیر ان مغربی علوم پر عبور حاصل کرنے کے یہ سمجھ لیا ہے کہ چونکہ مغربی لوگ ان علوم کی وجہ سے ہی ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہو نہ ہو قرآن کریم میں بھی انہی کی ترجمانی کی گئی ہوگی۔ اس لئے سب سے پہلا نظریہ جو ان لوگوں نے گھڑا وہ "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" تھا۔ ان کے خیال میں نماز محض فوجی پریڈ کے قائمقام ہے۔ زکوٰۃ کے معنے ہیں کہ تمام پیداوار کی مالک سٹیٹ ہے۔ اور اس لحاظ سے الارض للّٰہ کے معنے یہ ہیں کہ زرعی اراضی کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بن سکتی روزہ کے معنے یہ ہیں کہ جو کچھ حکومت دے صبر شکر سے کھاؤ پیو۔ اور یقین رکھو کہ پیٹ سے بڑا کوئی دیوتا قابل پرستش نہیں ـــ اور حج محض یہ تصور جگانے کے لئے ہے کہ حکومت پر پرولتاریہ کا قبضہ ہونا چاہیئے

اس طبقہ کی یہ تو وہ شاخ ہے جو اپنے آپ کو مولانا عبیداللہ سندھی کا خوشہ چین سمجھتی ہے۔ اسی شاخ سے ذرا بگڑ کر ایک شاخ در شاخ وہ نکلی ہے۔ جس نے فاشزم کو بھی اسلام ہی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ اور الارض للّٰہ کے ساتھ ان الحکم الا للّٰہ کے معنے بھی یہ کر ڈالے ہیں کہ اللہ تعالےٰ بھی سٹالنوں اور ہٹلروں کی طرح اپنی حکومت بالجبر قائم کرتا ہے۔ ان دونوں شاخوں میں اصولی فرق کوئی نہیں۔ صرف ایک ذرا شمال کی طرف جھکی ہوئی ہے اور دوسری ذرا جنوب کی طرف۔ بظاہر دونوں اللہ تعالےٰ کے نام سے ہی شروع ہوتی ہیں۔ اور اسی کے نام پر ختم ہوتی ہیں۔ البتہ دونوں کے طریق کار ذرا الگ الگ ہیں۔ پہلی شاخ تو اپنا بہترین نمونہ سٹالن کے روس کو اور دوسری شاخ اپنا بہترین نمونہ ہٹلر کی جرمنی اور مسولینی کی اٹلی کو خیال کرتی ہے۔

پاکستان میں پہلی شاخ کا ترجمان "آفاق" ہے جو پہلے تو ہفت روزہ تھا۔ اور اب بیک جست روزنامہ کے گریڈ پر ترقی کر گیا ہے۔ اس کے مدیر محترم جناب پروفیسر محمد سرور صاحب ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ مجدد اسلام کے رشحات قلم کو اپنے پیر و مرشد مولانا سندھی کے ارشادات کی روشنی میں اشتراکی الحاد کے سانچے میں ڈھالنے کی جان توڑ کوشش میں مصروف ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جب سے انہوں نے مسلم لیگ کے دامن کو پکڑا ہے قرارداد مقاصد کے یہ معنے ہو گئے ہیں کہ پاکستان میں حکومت (نعوذ باللّٰہ) مولانا سندھی کی اس اوٹ پٹانگ تفسیر بالرائے کے مطابق کی جائے گی۔ جس کا نمونہ انہوں نے سورۂ مدثر وغیرہ سورتوں کی من گھڑت تفسیر میں دکھایا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جب یہاں ان ہیمیائی پراگندہ خیالیوں کو اسلام سمجھ کر اختیار کر لیا جائے گا۔ جو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو کبھی ہٹلر کے روپ میں اور کبھی لینن اور سٹالین کے بھروپ میں دکھاتی ہیں۔ اور کبھی ایسی بھول بھلیوں میں لے جا کر پھنساتی ہیں۔ جہاں سے انسان جیتے جی نہیں نکل سکتا الغرض وہ یہاں اس اسلام کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو مولانا سندھی کی سکھاشاہی طبیعت ادھوری دیوبندی تعلیم اور مغربی ممالک کی پریشان گردی کے معجون مرکب کی پیداوار ہے۔ جس کا نام "لادینی" اور "غیر اسلامی" "اسلام" ہی رکھا جا سکتا ہے۔ مگر۔ . .

جناب سرور صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرارداد مقاصد ان دیوبندی سیاسی علماء کی ذہنیت کے مطابق نہیں وضع کی گئی۔ جو مولانا سندھی کی پریشان خیالیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ مسلم لیگی حکومت وہ "لادینی" دین یہاں رائج کرنا چاہتی ہے۔ جو ان کے مدنظر ہے۔ اگر مسلم لیگ نے ان کے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ انہیں جھاڑ بن کر لپٹ جانے کی بھی اجازت دیگی۔ اور ان کی پریشان خیالیوں کو بھی جو انہوں نے اپنے پیر و مرشد سے ورثہ میں پائی ہیں۔ اپنا لیگی۔ بلکہ مسلم لیگی حکومت بھی یہاں اسی اسلام کو رائج دیکھنا چاہتی ہے۔ جو سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسلام تھا۔ اور جو سنت کی صورت میں ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں معیار برتری تقوےٰ ہے اور صرف تقوےٰ نہ کہ معاشی اتار چڑھاؤ۔ جو سرور صاحب کے نزدیک محض مزارعہ اور مالک کے درمیان جنگ زرگری کا نام ہے۔ اور جو شکم پرستی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

سرور صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام اب بھی وہی اسلام ہے جو حضرت آدمؑ کے وقت تھا۔ جو حضرت نوحؑ کے وقت تھا۔ جو حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسےٰؑ اور عیسےٰؑ علیہم السلام کے وقت تھا۔ اور جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں موجود ہے۔ جس کو سیاسی ملاؤں کی تفسیر بالرائے کا گرد و غبار دھندلا نہیں کر سکتا۔ اور نہ مغربی فلسفے اور تحریکیں مٹا سکتی ہیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے مجددین ہر صدی میں ابھارتے رہے ہیں۔ اور جس کو اس آخری زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس زمانہ میں تمام لادینی فلسفوں دنیاوی خرد بافیوں اور خود ساختہ دینوں کے مقابل میں ایک چیلنج کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ

وھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون۔

اس لئے سرور صاحب نے آفاق کی اشاعت ۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کے مقالہ میں جو سورج پر خاک اڑانے کی کوشش کی ہے۔ اور خواہ مخواہ احمدیت پر زبان طعن و تشنیع دراز کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ شائد اسی مغالطہ کی وجہ سے ہے کہ وہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ مسلم لیگ نے ان کے ساتھ حسن سلوک محض اس لئے کیا ہے کہ وہ بھی آپ کے "لادینی" دین کو اپنا چکی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ان میں سے بعض نے بروزی اور ظلی نبوت کے قصے کہے اور بعض مصلح موعود اور خلیفہ ہونے کے مدعی ہوئے اور مذہب کے نام سے جس کا بدقسمتی یا خوش قسمتی سے ہو پنجابی بے حد گرویدہ ہے۔ لوگوں کو اپنے دام اقتدار میں پھنسایا اور اتنے مستبد اور مطلق العنان بن گئے کہ اگر ان کا کوئی مرید غلطی سے یہ کہہ دے کہ خلیفہ معزول بھی ہو سکتا ہے۔ تو یہ مصلح موعود اور پیر اور خلیفہ اسے برادری سے باہر کر دیتے ہیں پنجاب کے سادہ لوح عوام کو ایسے افراد کے ہاتھ سے بے وقوف بننے دینا ان عوام پر سب سے بڑا ظلم ہے۔ ضرورت تو اس امر کی ہے۔ کہ قانوناً مذہب کے غلط استعمال کی ممانعت کر دی جائے۔ اور کسی کو یہ اجازت نہ ہو۔ خواہ وہ جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ہی کیوں نہ ہوں کہ وہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے غلط معنے کر کے ایک نمائندہ حکومت کے ایسے اقدامات کو خلاف اسلام کہیں جو ۹۹ فیصدی عوام کی بہتری کے لئے ہو رہے ہوں۔ کاش ہماری حکومت میں اتنا عزم و یقین ہوتا کہ وہ مصطفےٰ کمال کی حکومت کی طرح ان فتنوں کا کلیتہً سدباب کر سکتی۔ اور مذہب کو تزکیۂ اخلاق اور اصلاح احوال کے بجائے مذہبی جماعتوں کے سیاسی ہتھکنڈوں کا آلہ کار نہ بننے دیتی"

(آفاق ۵ر دسمبر ۱۹۵۱ء)

سرور صاحب نے مصطفےٰ کمال کا نام تو یونہی لے دیا ہے۔ اصل میں آپ کہنا یہ چاہتے تھے کہ مولانا سندھی کی پریشان خیالیوں کو پھیلا کر پنجاب سے اسلام کو جلاوطن کر دیا جائے۔ ذرا منطق ملاحظہ فرمائیے اسلام کو اپنے باپ دادا کی جائداد سمجھ کر

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۱ کے نیچے)

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی مزعومہ پانچ منسوخ آیات کی تطبیق

(از مکرم ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو کامل شریعت کی صورت میں نازل فرمایا۔ تمام کتب سابقہ میں اس مقدس صحیفہ کے بارے میں یہ خبر موجود ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی تمام راہوں پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کا لانے والا برگزیدہ رسول ساری ضروری باتوں کو نسلِ انسانی کے سامنے بیان کر دے گا۔

حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" (یوحنا ۱۶: ۱۲-۱۳)

قرآن مجید کو نازل کرنے کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اعلان فرما دیا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورۃ المائدہ رکوع ۱)

کہ اے انسانو! آج میں نے اس کتاب کے ذریعہ تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ تمہاری ساری ضرورتوں کو پورا کرنے کا سامان کر دیا۔ اور تمہارے لئے اس کامل دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ (آل عمران ۹۶)

کہ اب اسلام کے علاوہ اور دین اختیار کرنے والا آخرت میں نجات نہیں پائے گا۔ بلکہ ایسا طریق اختیار کرنا انسان کے لئے نامقبولیت اور خسارہ کا موجب ہوگا۔

قرآن مجید کے دعوئے کاملیت کو مذہبی دنیا میں کبھی چیلنج نہیں کیا جا سکا۔ کامل مذہبی کتاب میں جن امور کا بیان ہونا ضروری ہے۔ وہ سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔ حق یہ ہے کہ جس طرح رب العالمین کی بنائی ہوئی مادی دنیا میں انسانوں کی جسمانی زندگی کے بقا اور نشوونما کے لئے سب سامان موجود ہیں۔ اور ہر زمانہ میں اسی کرۂ ارض سے انسانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے مواد فراہم ہوتے رہتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح قرآن مجید رب العالمین کا نازل کردہ روحانی عالم ہے۔ اور انسانوں کی تمام مذہبی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سامان اس میں موجود ہیں۔ اور ہر زمانہ کی حاجتوں کے مطابق انسانوں کی روحانی زندگی کے بقاء اور اس کے نشوونما کے لئے اس میں سے سامان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ طبقات الارض کے علم میں مہارت حاصل کئے بغیر کوئی انسان زمین کی خاصیات سے پورے طور پر واقف نہیں ہو سکتا۔ اور اسے قدرت کے ان دفینوں پر اطلاع نہیں مل سکتی۔ جو زمین کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ پاکیزگی و تقویٰ شعاری اور علم و تدبّر کے بغیر کوئی انسان قرآن مجید کے اسرار اور معارف سے واقف نہیں ہو سکتا۔ اور بجز پارسا اور مطہر انسانوں کے کسی کو ان خزائن کی چابی نہیں دی جاتی۔ جو اللہ تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لیکن بایں ہمہ اس صداقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قرآن مجید میں انسان کی سب ضرورتوں کا علاج اور اس کی سب مشکلات کا حل مذکور ہے۔ آج چودہ سو برس بیت رہے ہیں۔ مگر تاریخی طور پر قرآن مجید کا دعوئے کاملیت ایک ثابت شدہ صداقت کے طور پر چلا آیا ہے۔ آج کا زمانہ علم و سائنس کا زمانہ کہلاتا ہے۔ آج بھی قرآن مجید کے علمبردار دنیا کے گوشے گوشے میں اس چیلنج کو دہرا رہے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں سب انسانی ضرورتوں کا علاج موجود ہے۔ اور مذہبی اور روحانی دنیا میں قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی تعلیم پیش نہیں کی جا سکتی۔ مذاہبِ عالم کے پیرو قرآن کریم کی اس تحدی پر آج بھی ساکت اور خاموش ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر غور کرنے والا ہر انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

(۲)

قرآن مجید نے دعوئے کاملیت کے ساتھ اپنی حفاظت تامہ کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱)

کہ ہم نے ہی اس بار بار دہرائی جانے والی کتاب قرآن مجید کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس حفاظت کے لئے ایسے معقول سامان فرمائے کہ کوئی عقلمند انسان اس کی حفاظت کا انکار نہیں کر سکتا۔ اوّل تو اسے ایسی شیریں اور فصیح عربی زبان میں نازل فرمایا۔ کہ اس کا یاد کرنا سراسر آسان اور خوشگوار کام قرار پا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک ہر دور میں صدہا اور ہزارہا انسان اس کتاب کے حافظ پائے جاتے رہے ہیں۔ دوم عبادت کا دارومدار اس کتاب کی تلاوت پر رکھا گیا۔ اس لئے ہر مسلمان ایک معتدبہ مقدار میں آیاتِ قرآنیہ کا حافظ ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں سارے قرآن مجید کا مساجد میں دہرایا جانا بھی اس کی حفاظت کے لئے خاص طور پر ممد ثابت ہوا ہے۔ سوم اسلام چونکہ تمدن، سیاسیات، عقائد، اقتصادیات اور اخلاقیات اور جملہ علوم و اعمال کے ہر پہلو کے متعلق خاص تعلیم دیتا ہے۔ اور ان تمام کے اصول کا منبع و سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ اس لئے اسلام کے بارہ میں جملہ ابحاث کا انحصار قرآن مجید پر ہے۔ اور مسلمانوں کو لازماً ہر امر میں قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اس طریق میں حفاظتِ قرآن کے لئے ایک بڑی ضمانت موجود ہے۔ چہارم لفظی حفاظت کے علاوہ معنوی حفاظت بھی ضروری تھی۔ اس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عام علماء ربانی کے علاوہ ہر صدی کے سر پر خاص مجدد کے ظہور کی بھی پیشگوئی فرما دی۔ فرمایا:۔

"ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (ابوداؤد)

کہ اللہ تعالےٰ اس امت کے فائدہ کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ جو ان کے دین کی تجدید کرے گا۔

عملی طور پر ہر صدی کے آغاز پر ایسے مقدس وجود ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ جو عوام بلکہ علماء کے غلط حواشی اور نادرست خیالات کی اصلاح کرتے رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی معنوی حفاظت کرتے رہے ہیں۔

ان سامانوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قرآن مجید آج بھی محفوظ کتاب ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم راہ نہیں پا سکی۔ قرآن مجید کی اس بے نظیر حفاظت کا اعتراف اس کے دشمنوں کو بھی ہے:۔

(۱) سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب لائف آف محمدؐ (Life of Mohammad) میں لکھتے ہیں:۔

"There is otherwise every security, internal and external, that we posses that text which Mohammad himself gave forth and used"

کہ اس بات پر اندرونی اور بیرونی پختہ شہادتیں موجود ہیں کہ آج جو قرآن مجید ہمارے ہاتھوں میں ہے اور یہی حضرت محمدؐ کے پاس تھا۔ اور یہی انہوں نے امت کو دیا تھا۔"

(۲) جرمن مستشرق نولڈیک لکھتے ہیں:۔

"Efforts of European Scholars to prove the existence of later interpolations in the Quran have failed."

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ قرآن)

کہ "یورپین محققین کی کوششیں اس بارے میں بری طرح ناکام ہوئی ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کسی قسم کی بعد کی ترمیم یا الحاق ثابت کر سکیں۔"

(۳)

یہ دو صداقتیں ہیں کہ (۱) قرآن کریم کامل شریعت ہے۔ اور سب زمانوں کے لئے ہے۔ (۲) قرآن مجید ہمیشہ تک محفوظ ہے۔ اور ہر قسم کے تغیر و تبدل سے پاک کتاب ہے۔

ان دو تجربہ شدہ صداقتوں کے بعد قرآن مجید کی آیات کی منسوخیت یا تبدیلی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ عصرِ حاضر میں بعض تحریکات ایسی پیدا ہوئی ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعت کی بنیاد رکھنی چاہی ہے۔ اگرچہ وہ اپنی خودساختہ شریعت کو انسانوں کا دستور العمل بنانے پر قادر نہیں ہوئیں۔ بلکہ انہیں اپنی اس شریعت کو چھپوا کر شائع کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوئی۔ تاہم ان کی وجہ سے آیاتِ قرآنی کے نسخ اور عدم نسخ کا سوال پیدا ہو گیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ پرانے مفسرین نے بھی قرونِ وسطیٰ میں متعدد آیات کو منسوخ ٹھیرایا ہے۔ روایات سے مرعوب ہو جانے والے مفسرین بالعموم اس نظریہ کے قائل دکھائی دیتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات موجود ہیں۔ حالانکہ ادنیٰ تدبّر سے اس نظریہ کی غلطی واضح ہو جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ تو اس کے کسی حکم اور اس کی کسی آیت کو منسوخ کرنا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ اور وہی بتا سکتا ہے۔ کہ اس نے کس آیت یا کس حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ لیکن قائلینِ نسخ کے نزدیک بھی اللہ تعالےٰ نے کسی آیت یا کسی حکم کے منسوخ ہونے کو متعین نہیں فرمایا۔ اس لئے یہ لوگ منسوخ آیات کی گنتی یا تعیین میں کسی نصِ قرآنی پر بنیاد نہیں رکھتے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر قرآن مجید میں معاذ اللہ کچھ آیات منسوخ ہوتیں۔ تو اس کا انکشاف اللہ تعالےٰ کی طرف سے سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ہوتا اور آپؐ اپنی امت کو بالتصریح بتلا دیتے۔ کہ قرآن مجید میں فلاں فلاں یا اتنی آیات منسوخ ہیں۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس قسم کا کوئی ارشاد فرمایا۔ تو نسخ کے ماننے والے بھی کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے تو ایسی کوئی توضیح نہیں فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارے میں کسی قسم کی تعیین یا وضاحت کے نہ ہونے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف سے کسی قسم کی تصریح کے عدم وجود پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ قائلین نسخ میں آیاتِ منسوخہ کی تعداد معین کرنے میں زمین و آسمان کا اختلاف پایا جاتا ہے اصطلاحِ نسخ کی تعریف میں متقدمین اور متاخرین کا علیحدہ علیحدہ نظریہ ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کراچی میں سخت بیمار ہیں حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ظفر احمد راولپنڈی

219

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد اور غیر مبایعین

(از مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب از راولپنڈی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر تمام جماعت نے حسب تحریر مندرجہ الوصیت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اوّل مان کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چھ سال تک حضرت مولوی صاحبؓ نے خلافت کی۔ جب ۱۹۱۴ء میں آپ بیمار ہوئے تو اپنی وصیت رقم فرمائی اور تمام حاضرین کو سنائی۔ خود پیغام صلح لکھتا ہے:-

"جب وصیت لکھ چکے تو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ تین دفعہ پڑھو۔ چنانچہ پھر مولوی صاحب نے اٹھ کر دوبارہ اور پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی اور ضروری امر رہ گیا ہو تو بتا دیں میں لکھ دوں۔ مولوی محمد علی صاحب و جملہ احباب نے عرض کی کہ اور کوئی ایسا امر نہیں۔"

(ضمیمہ پیغام صلح ۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

اس وصیت کا خلاصہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ مرحوم کے الفاظ میں یہ ہے:-

"حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک جانشین کیلئے وصیت فرمائی۔"

(پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات پر جناب مولوی محمد علی صاحب نے مع اپنے چند رفقا کے خلافت کا انکار کر دیا لیکن باوجود اس کے یہ لوگ ہمارے امام سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ پر اتہام لگاتے ہیں کہ حضور نے اختلاف کے بعد نئے عقائد ایجاد کر لئے ہیں۔

غیر مبایعین کو یا تو سلسلہ احمدیہ کے پرانے لٹریچر سے واقفیت نہیں یا مخالفت میں حقیقت سے آنکھیں بند کر کے جماعت احمدیہ کو متہم کیا جاتا ہے کہ اس نے اختلاف سے قبل کے عقائد چھوڑ دیئے ہیں۔ حالانکہ عقائد غیر مبایعین نے تبدیل کر لئے ہیں جیسا کہ محولہ بالا پیغام صلح کے حوالجات سے عیاں ہے اور اب جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں۔ سلسلہ کے لٹریچر سے محض ناواقفیت کی وجہ سے بعض غیر مبایعین نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ یہ بتایا جائے

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو معصوم قرار دیا ہے۔

(۲) یہ کہ آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون سے حضورؑ نے اپنی وحی مراد لی ہے۔

نمبر۱ کے متعلق تو روزنامہ "الفضل" مورخہ ۲۱/۸/۵۱ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معصوم تھے اور اس بارہ میں ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی شہادت بھی شائع کی گئی ہے۔

آج کی اشاعت میں اس بات کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون سے اپنی وحی مراد لی ہے اور حضور کی تتبع میں جماعت کے افراد نے بھی سلسلہ کے اخبارات اور رسائل میں یہی معنے کئے تھے۔ اب دیگر عقائد کی طرح غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معصوم نہیں مانتے اور نہ ہی آپ کی وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد دونوں جماعتوں میں اختلافی مسائل پر بحث خوب زوروں پر تھی۔ غیر مبایعین کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی مومن بہ نہیں ہے گو سلسلہ کے لٹریچر میں یہ شائع شدہ تھا کہ حضورؑ کی وحی مومن بہ ہے جیسا کہ آگے حوالجات سے ثابت کیا جائے گا۔ مگر ان کے انکار کرنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت نہ ہو جائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے اپنی شہادت پیش کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وحی کا ثبوت قرآن شریف سے دیا ہے چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ کی شہادت کے الفاظ یہ ہیں:-

"حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی زندگی میں غالباً ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک دن حسب معمول نماز کیلئے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی (ما انزل الیک) اور اس سے پہلی وحی (وما انزل من قبلک) پر ایمان لانے کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں۔ اس پر توجہ کی تھی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القا یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیت کریمہ یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے۔ ما انزل الیک سے قرآن شریف کی وحی اور ما انزل من قبلک سے انبیاء سابقین کی وحی اور آخرۃ سے مراد مسیح موعودؑ کی وحی ہے۔ آخرۃ کے معنی ہیں پیچھے آنے والی۔ وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے؟ سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے، ایک وہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی .... دوسری وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہوئی۔ اور تیسری وہ جو آپ کے بعد آنیوالی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بہت دیر تک اس مضمون پر گفتگو فرمائی اور بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ یہ فرمایا کہ وبالآخرۃ ھم یوقنون میں ہماری وحی کا ذکر ہے۔ میں نے اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو بھی اپنے درس میں یہ معنے فرماتے ہوئے سنا ہے اور جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ مجھے دیکھنے کے لئے دیا تو اس وقت بھی میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے یہ معنے ان کو سنائے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ان معنوں کا پورا علم ہے۔

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی انکشاف یا نئی دلیل یا نیا نشان ظاہر ہوتا تو مسجد میں تشریف لاتے ہی اس کے متعلق بڑے زور سے تقریر شروع کر دیتے تھے۔ اس روز بھی اسی طرح ہوا اور آپ نے اس دن اس مضمون پر اس طریق سے گفتگو فرمائی۔ جیسا کہ آپ کسی نئے انکشاف کے وقت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جس کو وہ بہت ضروری خیال فرما کر اپنے خدام کو سنایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضورؑ کی وہ تقریر اس وقت تک میرے دل میں میخ فولاد کی طرح گڑی ہوئی ہے اور کبھی نہیں بھولی۔" شیر علیؓ

(۱۰ اپریل ۱۹۱۵ء از کلمۃ الفصل ص۲۷)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی اس شہادت حقہ سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون سے اپنی وحی مراد لی ہے۔ ہاں اس پر غیر مبایعین کی طرف سے ایک اعتراض کیا جاتا ہے جو کہ میں صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ اعتراض ان کا یہ ہے کہ احمدیہ لٹریچر میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے یہ شہادت قابل قبول نہیں۔ سو غیر مبایعین کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ اس شہادت کے ایک حصہ کی طرف اگر وہ صدق دل سے غور کریں تو یہ عقدہ بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اپنی شہادت میں فرماتے ہیں کہ:-

"اور جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ مجھے دیکھنے کے لئے دیا تو اس وقت بھی میں نے حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے یہ معنی ان کو سنائے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ان معنوں کا پورا علم ہے۔"

اب غیر مبایعین بتائیں کہ انہوں نے اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے اس امر کے متعلق دریافت کیا ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا آپ کے متعلق ایسا تحریر کرنا کہاں تک حق بجانب ہے؟ اگر دریافت کیا ہے تو وہ بتائیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس کا کیا جواب دیا ہے (حوالہ دینا ضروری ہوگا) اگر مولوی صاحب نے اس کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا تو اس سے ثابت ہے کہ شہادت حق ہے اگر حق نہ ہوتی تو مولوی صاحب ضرور تردید فرماتے۔

اس کے علاوہ ایک اور واضح ثبوت پیش کرتا ہوں جس سے حضرت مولوی صاحب موصوف کی شہادت پایہ ثبوت پہنچ جاتی ہے اور وہ یہ ہے:-

(۱) حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے اپنی تفسیر القرآن جو کہ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہوئی تھی۔ میں آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی لی ہے۔ (پارہ الم ؑ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(۲) جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۱۹۰۷ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان میں آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون کے متعلق لکھتے ہیں:-

"پھر وبالآخرۃ ھم یوقنون میں اشارہ ہے کہ متقی وہ ہے جو پیچھے آنے والی وحی پر یقین رکھتا ہے۔"

(۳) ۱۹۰۸ء میں حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحبؓ استفسار اور ان کے جواب کے تحت لکھتے ہیں کہ:-

"انبیاء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور ان کے بعد والے سب شامل ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی گھڑی میں اتارا جائیگا اس پر بھی یقین رکھیں)"

(اخبار بدر ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء ص۱)

(۴) ۱۹۰۹ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ خلیفہ اوّلؓ نے پارہ پہلا میرٹھ میں طبع کرایا۔ حاشیہ پر وبالآخرۃ ھم یوقنون کے متعلق آنے والی وحی مراد لی ہے۔

(۵) ۱۹۱۳ء میں راجہ محمد منظور الٰہی صاحب (جو اختلاف کے بعد غیر مبایعین میں شامل ہو گئے) نے مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعودؑ شائع کرائے تھے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء جلد ۸ نمبر ۴ کے ص۱۳۳ میں "البشریٰ یعنی مجموعہ الہامات مسیح موعود علیہ السلام حصہ اول" پر ...... جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے ابتداء ہی میں فرمایا ہے کہ ہدایت ان لوگوں کا حصہ ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور گرہ سے کچھ دیتے

(باقی صفحہ ۷ پر)

خدارا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیس تو برقرار رکھیں

از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ـــــ ڈیرہ غازی خاں

احراری گروہ نے اپنی ناپسندیدہ اشتعال انگیز حرکات پر پردہ ڈالنے کے لئے سید الاولین والآخرین فخر کائنات عالم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کا مقدس نام استعمال کرنا شروع کر رکھا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جس جلسہ کو درہم برہم کرنا مقصود ہو۔ چند شوریدہ سروں کو ساتھ لیا۔ اور جلسہ گاہ میں پہنچ کر ادھم مچا دیا۔ شوریدہ سری کا انتہائی مظاہرہ کرکے حکام کو جلسہ بند کرا دینے پر مجبور کر دیا۔ اور بعد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا الزام جماعت احمدیہ کے مقررین کے ذمہ لگا کر اخبارات میں چھپوا دیا۔ چنانچہ ۱۸ نومبر کو لائلپور اور ملتان کے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں گڑبڑ ڈالنے کی وجوہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احمدی مقررین کے ہتک آمیز کلمات بیان کئے گئے ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ہم خدا تعالےٰ۔ اسکے فرشتوں اور ان شریف النفس غیر احمدیوں کو جو ان جلسوں میں حاضر تھے گواہ ٹھہراتے ہیں کہ کسی مقرر نے کوئی لفظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف کے سوا نہیں نکالا۔ احمدی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی نازیبا کلمہ منہ سے نکالے؟ خدا کی ہزاروں ہزار لعنتیں ہوں ایسے شخص پر جس کے دل کے کسی گوشے میں اس قسم کا وہم تک بھی ہو۔ احرار کا جماعت احمدیہ کے متعلق یہ الباطلانہ افتراء اور ناپاک الزام ہے کہ اس کا انصاف ہم دنیاوی حکام سے نہیں بلکہ علیم وخبیر خدا سے جو احکم الحاکمین ہے چاہتے ہیں۔

فلعنۃ اللہ اعداد رمل الیٰ یوم الحساب علیٰ مثل ھذا المفتر و الکذّاب۔

ہم پاکستان کے ارباب اقتدار اور اصحاب دانش سے اتنا ضرور چاہتے ہیں۔ کہ آخر وہ بھی مسلمان ہیں اور انہیں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعوےٰ ہے۔ کیا وہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ایک گروہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر حکام کو بے بس بنا کر پاکستان میں جگہ بجگہ فساد مچاتا پھرے اور اپنی ان ناپاک حرکات پر پردہ ڈالنے کے لئے صداقت اور راستی کے مجسمہ اور جھوٹ اور باطل کی بنیاد اکھیڑنے والے مبارک وجود یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو درمیان میں لاکر پیٹ بھر بھر کر جھوٹ بولتا پھرے۔

کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا

اس ظالم گروہ نے بعینہٖ وہی طریق احمدیوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ جو بھارت میں بیوک سنگھیوں حال جن سنگھیوں نے مسلمانوں کے متعلق اختیار کیا ہؤا ہے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف جب عوام کو بھڑکانا چاہتے ہیں۔ تو گائے کا فسانہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح بے گناہ مسلمانوں کا خون کر دا کر رکھ دیتے ہیں۔

پاکستان کے احرار بھی جب احمدیوں کے خلاف عوام کو بھڑکانا چاہیں، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا شوشہ چھوڑ کر اپنا مقصد حاصل کر لیتے ہیں فتشابھت قلوبھم۔ اگر احمدیوں کو قلیل التعداد سمجھ کر اس ظلم کو روکنا حکام کے بس سے باہر ہے تو کم از کم پاکستان کے امن اور احترام قانون کی خاطر ہی بلکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی تقدیس برقرار رکھنے کے پیش نظر ہی احرار کے امن شکن ہاتھوں اور ان کی زہریلی کچلیوں کو توڑا جانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ یہ معاملہ حد سے بڑھ جائے گا۔ جو ملک و ملت کے لئے کبھی بھی مفید نہیں ہو سکتا۔

اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان لوگوں پر ہوگی جو اپنی آنکھوں سے یہ حالات دیکھتے ہیں۔ اور پھر اس کے فوری سد باب کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دیتے ہمیں یقین ہے کہ احرار ان بُری حرکات کی وجہ سے ضرور اپنا بد انجام دیکھیں گے۔ اس قسم کی حرکات پہلے بھی مخالفین انبیاء مومنین کے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ان کید الشیطٰن کان ضعیفا۔ شیطانی مکر ہمیشہ کمزور اور مغلوب ہی ثابت ہؤا۔

وما علینا الّا البلاغ

رسالہ الفرقان کا سالانہ نمبر

احباب کرام! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مذہبی اور علمی ماہنامہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ پاکستان (جو ماہ ستمبر سے باقاعدہ جاری ہے) کا سالانہ نمبر اللہ تعالےٰ کی توفیق سے نہایت آب و تاب سے ماہ دسمبر میں شائع ہو رہا ہے۔

۱۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کی خوبیوں سے آپ اور آپ کے گھر کے لوگ آگاہ ہوں۔

۲۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ مشکل آیات کی تفسیر کا آپ کو علم حاصل ہو اور قرآن مجید کے بارے میں آپ کے سوالات کے جواب آپ کو ملیں۔

۳۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ مخالفین اسلام عربوں۔ عیسائیوں اور بہائیوں کے ان اعتراضات کی تردید کی جائے۔ جو وہ قرآن مجید پر کرتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ کی خواہش ہے کہ مستشرقین کے ان بیانات پر تبصرہ کیا جائے۔ جو قرآن کریم کے متعلق شائع کرتے رہتے ہیں۔

۵۔ کیا آپ کی تمنا ہے کہ آپ عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید کو اس کی اصل زبان میں خود سمجھیں۔

۶۔ کیا آپ قرآن مجید کے حقائق و معارف سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ اور دیگر مذہبی کتابوں پر اسکی برتری جاننا چاہتے ہیں۔

۷۔ کیا آپ قرآن مجید کی روشنی میں اسلام کی افضلیت اور اس کے زندہ مذہب ہونے اور اس کی اعلیٰ تعلیمات کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

ان تمام امور کے لئے آپ ماہنامہ الفرقان کا مطالعہ فرمائیں جو صرف ان ہی اغراض کی خاطر جاری کیا گیا ہے۔ اور جس کا سالانہ نمبر دسمبر ۱۹۵۱ء میں شائع ہو رہا ہے۔

سالانہ نمبر کے مضامین کی ایک جھلک

دسمبر میں شائع ہونیوالے سالانہ نمبر میں۔

۱۔ قرآن مجید کے عہد نامہ جدید ہونے پر ایک اچھوتا مضمون شائع ہو رہا ہے۔

۲۔ عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر ایک مبسوط مضمون طبع ہو رہا ہے۔

۳۔ قرآن مجید اور اناجیل کا مختصر موازنہ ہوگا۔

۴۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ایک تحقیقاتی اور بالکل جدید مضمون قدیم دستاویزات اور فوٹوز کے ساتھ چھپ رہا ہے۔

۵۔ "قرآن مجید کا مقام سکھ گرنتھوں میں" کے عنوان پر ایک دلچسپ مضمون طبع ہو رہا ہے۔

۶۔ قرآن مجید کی ترتیب پر نئے رنگ سے ایک عالمانہ مضمون شائع ہوگا۔

۷۔ ستیارتھ پرکاش کے ان اعتراضات کا جواب بھی ہوگا۔ جو قرآن مجید پر کئے گئے ہیں۔

۸۔ مستشرقین کے قرآن مجید پر طریق غور پر بھی تبصرہ ہوگا۔

۹۔ قرآن مجید کی بعض مشکل آیات کی تفسیر بھی شائع ہوگی۔

۱۰۔ عربی زبان سکھانیوالے اسباق کا مجموعہ بھی شائع ہو رہا ہے۔

۱۱۔ بعض اہم سوالات کے جوابات بھی شائع ہوں گے۔

میری درخواست ہے کہ آپ ابھی سے اس رسالہ کی خریداری منظور فرماکر اس کا سالانہ چندہ پیشگی ارسال فرما دیں۔ یا وی پی کرنے کے لئے تحریر فرما دیں نیز اس اعلان کو اپنے دوسرے علم دوست احباب تک پہنچا کر ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سابق خریدار صاحبان کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ سالانہ نمبر کیوجہ سے ماہ نومبر کا رسالہ علیحدہ شائع نہ ہوگا

خاکسار:- ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر رسالہ الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ

خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب آرام نہ ہو

(۳)

ہندوستان کی جماعتوں کے وعدے

ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور معہ ڈاکٹر

محمد لطیف صاحب ۔/۔/۸۷۰

ڈاکٹر سعید صاحب نواپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا اٹھارھویں سال کا مرکز قادیان میں داخل بھی فرما چکے ہیں۔

بزرگ بھائی عبدالرحیم صاحب قادیان ۔/۔/۱۲۵

حضرت بزرگ صاحب کا یہ وعدہ مہیجر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ادا فرمائیں گے۔ اور سترھویں سال کا بھی ۔/۱۲۰ مینیجر صاحب نے ارسال فرمایا تھا۔

سید لطیف الرحمٰن صاحب کنگی اڑیسہ ۔/۔/۲۰۰ آپ سال سے ۱۷ میں ۔/۱۵۵ روپیہ دیگر ۔/۔/۴۵ اضافہ فرماتے ہیں۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

میاں اللہ دین صاحب آف شاہدرہ درویش ۔/۲۱

محمد ابراہیم صاحب غالب درویش ۴/۸/۵۰

سید وزارت حسین صاحب مونگھیر ۔/۲۰۵ آپ نے رقم بھی اٹھارھویں سال کی ارسال کر دی ہے۔

جماعت کلکتہ کے متعلق یہ نوٹ دیدینا مناسب ہے کہ ان کے سترھویں سال کی فہرست نہ ملی تھی۔ اور نہ ہی دو تین احباب کے سوا کسی کا روپیہ آیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کا پونچنا تھا۔ اور احباب کرام نے اسے پڑھ لینے کے بعد ان میں وہ بیداری اور چستی پیدا ہوئی کہ سترھویں سال کے لئے وعدوں کا سوال درکنار۔ احباب کرام نے اپنے چندوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ کو مبذول کیا۔ کیونکہ مرکز قادیان کو اپنی تبلیغ اور اشاعت کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی اور ہے۔ اسلئے وعدوں کے نوٹ کرنے اور وصولی کا کام میاں محمد عمر صاحب سہگل نے اپنے

ص ۷ پر

ذمہ لیا۔ سہگل صاحب جہاں تک خاکسار کو علم ہے وہ بہترین کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین۔ چنانچہ میاں محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت اور سہگل صاحب کی رپورٹ کے مطابق دفتر اول کے سترھویں سال کی رقم ۲۶۵۱/۳/- اور دفتر دوم کے سال ہفتم کی رقم ۱۳۰/۴/- مرکز قادیان میں داخل ہو چکی ہے۔ کہ سہگل صاحب اور امیر صاحب اور دوسرے احباب کرام سترھویں سال کا چندہ سو فی صدی زیادہ سے زیادہ ۳۱ر دسمبر تک داخل کر دیں گے۔ اور اٹھارھویں سال کے وعدوں اور دفتر دوم کے سال ہشتم کے وعدوں کی فہرست بھی مکمل کر کے جلد سے جلد اپنے امام کے حضور ارسال فرمائیں گے۔ چونکہ پاکستان کی جماعتیں وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی کی بھی کوشش کر رہی ہیں۔ جیسا کہ کراچی کی جماعت قابل قدر نمونہ ہے۔ اس لئے کلکتہ میں جو رقم وعدہ کے ساتھ وصول ہو۔ وہ مرکز قادیان میں فوری ارسال کر دیں۔ اور اس کے ساتھ اسم وار تفصیل بھی۔ جیسا کہ اب جماعت کلکتہ نے کیا ہے۔ اور اس کی ایک نقل وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو بھی حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال فرما دیں۔

بیرونی ممالک کے وعدے

بیرونی ممالک سے جن مخلصین کے وعدے حضور کی خدمت میں ۳۰ر نومبر کو پیش ہوئے۔ سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نیروبی آپ نے سال ۱۷ میں پندرہ سو شلنگ دیا تھا۔ اس سال کے دو ہزار کا وعدہ معہ اپنے خاندان کی قربانیوں کے ہے۔ سیٹھ صاحب یہ رقم جماعت میں ادا کر چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خصوصاً مشرقی افریقہ کی ہندوستانی جماعتوں کو نہ صرف یہ کہ وہ اٹھارھویں سال کے لئے اضافہ سے اپنی قربانی پیش حضور کریں۔ بلکہ گذشتہ سالوں کے بقایا کو بھی ادا کریں۔

بیرونی ممالک میں مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ یورپین ممالک انڈونیشیا۔ اسلامی ممالک۔ امریکہ۔ کی جماعتوں نے گذشتہ سالوں میں شاندار قربانی اپنے امام کے حضور پیش کی ہے۔ اور اب اٹھارھویں سال میں نہ صرف اسے قائم رکھنا ہے۔ بلکہ اس سے ترقی کرنا چاہیئے۔ بیرونی ممالک کی تمام جماعتیں تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں جس طرح پہلے سالوں میں پیش کرتی آئی ہیں۔ اسی طرح جہاں تک جلد ممکن ہو سکے۔ مکمل کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور براہ راست پیش فرماویں۔

یا اگر چاہیں تو "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے دفتر میں ارسال فرماویں۔ تا حضور کے دفتر پیش کر دے۔ مگر سب سے بہتر اور احسن یہ ہے کہ فہرستیں حضرت اقدس کے حضور ارسال فرماویں۔

چودھری غلام سرور صاحب بٹ میکاڈی افریقہ ۲۵۰/- شلنگ۔ میاں ہدایت اللہ صاحب بنگوی پیرس ۵۴/- شلنگ۔

یہاں یہ نوٹ دے دینا بھی مناسب ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ وہ اپنی آمد اور قربانی کی نیت کا مقابلہ کرے۔ اگر اس کی آمد کے مقابل پر اس کی قربانی کم ہے۔ اور اس کا دل اور اس کا ایمان اسے اندر ہی اندر کہہ رہا ہے کہ مجھے اپنی آمد کے مقابل پر قربانی میں مزید اضافہ کرنا ضروری ہے۔ تو اسے اس سال میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ ایسے دوست جن کی آمد زیادہ۔ قربانی کم۔ مگر قربانی میں اضافہ کا فیصلہ ان ہی پر ہے۔ وہ اپنے اخلاص اور ایمان کے مطابق خود فیصلہ فرماویں۔

چودھری ظہور احمد صاحب واقف باجوہ لنڈن ۶۹/-

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس آبابا ۲۰۰/۲/-

آپ نے پہلے سال ۱۷ میں ۱۶۰۰/- دیا تھا۔ جب ان کو یہ معلوم ہوا۔ کہ سال نمبر ۱۶ میں ۲۰۰۹/- دیا تھا۔ تو انہوں نے سال ۱۷ میں مزید ۴۰۱/- ارسال فرما کر لکھا۔ کہ اٹھارھویں سال کے لئے میرے ۲۰۰۱/- کے وعدے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قلم مبارک سے جو رقم لکھ دیں۔ وہ میں دے دونگا۔ پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "جزاکم اللہ احسن الجزاء" رقم فرمایا۔

بالآخر یہ گذارش ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کا ہر فرد تحریک جدید میں شامل ہو جائے۔ اگر کوئی دفتر اول میں دس یا زیادہ سال دیگر شامل نہیں رہ سکا۔ تو اب شامل ہو۔ اگر وہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ تو اب دفتر دوم کے سال اول میں شامل ہو کر اس جہاد کبیر میں حصہ لے۔ جس کا ثواب اسے قیامت تک ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میرا لڑکا رفیع احمد ٹی۔ بی سے بیمار ہے۔ اور ساملی سینی ٹوریم میں برائے علاج مقیم ہے۔ احباب کرام اور درویشانِ دیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما دیں۔ محمد الدین حجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد

(بقیہ صفحہ ۵)

کے عادی ہوں۔ اور پھر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے وحی اور آپ پر جو کچھ نازل ہوا۔ اور پیچھے آنے والی وحی پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ پس کون مسلمان ہے۔ جو خدا کی اس وحی کو سننے کا مشتاق نہ ہوگا۔ جو دجالی فتن کو پاش پاش کرنے والے آخری زمانہ کے مصلح پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی۔"

ان حوالجات پر نظر ڈالنے سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون کے یہی معنے کئے گئے کہ اس سے حضرت مسیح موعود کی وحی مراد ہے۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحت حوالہ بالا اسے اپنی ہی وحی مراد

آپکی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد سے جلد ارسال فرمائیں کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت اخبار دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی۔ تو اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں جلسہ کے موقعہ پر رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی۔

امداد باہمی کے اصولوں پر کاشتکاری ہی ہمارے زرعی مسائل کا واحد حل ہے

(دولتانہ)

لاہور ۵ دسمبر۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے کل کرم آباد میں منعقدہ زمیندارہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب کی زرعی معیشت کے بارے میں اپنی حکومت کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے نزدیک پنجاب کے اکثر و بیشتر زرعی مسائل کا حل کاشتکاری کو امداد باہمی کے اصولوں کی بنیاد پر رواج دینے میں مضمر ہے۔ اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جب تک ہمارا صوبہ صنعتی لحاظ سے خاطر خواہ ترقی نہیں کر پاتا مشینوں اور ٹریکٹروں کے ذریعہ کاشتکاری ہزاروں نہیں لاکھوں کسانوں اور مزدوروں کے لئے ضرر رساں ثابت ہو سکتی ہے جب تک ان بے کار ہونے والے لوگوں کو صنعتی کارخانوں میں جذب کرنے کا بندوبست نہ کیا جائے۔ زراعت میں مشینوں کا استعمال چنداں فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس مصیبت کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم صوبے میں امداد باہمی کے اصولوں پہ کھیتی باڑی کے طریقے کو رواج دینے کی کوشش کریں اس سلسلے میں مسلم لیگی حکومت کی پالیسی بالکل واضح ہے وہ چھوٹے زمینداروں کسانوں اور مزارعوں کے مفاد کے پیش نظر امداد باہمی کی بنیادوں پہ کاشتکاری کو فروغ دینے کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کرے گی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبے کے زمینداروں اور کسانوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کا مصمم ارادہ کر چکی ہے اور اس کا ثبوت وہ زرعی اصلاحات ہیں جن کا نفاذ اب چند روز میں ہونے والا ہے مسلم لیگ کی وزارت اپنے انتخابی منشور میں کئے گئے تمام وعدوں کو حرف بحرف پورا کرے گی۔ ہم زمینداروں اور کسانوں کو عزت مندانہ زندگی بسر کرنے کے مواقع بہم پہنچائیں گے تاکہ وہ قومی تعمیر کے کاموں میں پوری دلچسپی سے حصہ لے سکیں ــــ اس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ کے علاوہ وزیر زراعت صوفی عبدالحمید اور وزیر صنعت علی حسین شاہ گردیزی نے بھی تقریریں کیں۔

ٹیلی ویژن پہ چودھری ظفر اللہ خاں کی تقریر

پیرس ۵ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں نے آج اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کی ایسوسی ایشن سے ریڈیو ٹیلی ویژن پر ایک ملاقات کے دوران میں اس امید کا اظہار کیا کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان مفاہمت کرانے کے متعلق ان کی کوششیں بار آور ثابت ہوں گی۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے دریافت کیا گیا آیا معاہدہ اوقیانوس کی مانند ایشیا کے کسی دفاعی معاہدہ میں پاکستان شامل ہو گا۔ پاکستانی وزیر خارجہ نے اس کے جواب میں کہا کہ اس وقت دنیا کے سامنے اہم مسئلہ تخفیف اسلحہ کا ہے۔ لیکن اگر عالمگیر جنگ برپا ہو گئی تو ہمارے ممالک کو بھی اپنے دفاع کیلئے اقدامات اختیار کرنے پڑیں گے۔ لیکن وہ اقدامات (م)

ورسیلز کے محل کی مرمت کے لئے ۵۰ لاکھ پونڈ کی ضرورت

پیرس ۵ دسمبر۔ ورسیلز کا خوبصورت اور عظیم الشان محل جہاں ۱۸-۱۹۱۴ کی جنگ کے بعد معاہدہ امن پہ دستخط ہوئے تھے کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیگا اگر اس کی مرمت کیلئے پچاس لاکھ پونڈ کی رقم مہیا نہ کی گئی محل میں لکڑی کے کام کو گھن لگ چکا ہے اندرونی حصوں میں کافی مرمت کی ضرورت ہے اور ۲۷ ایکڑ کی چھتیں بھی مرمت طلب ہیں۔ حال ہی میں ایک سرکاری پارٹی کو جس میں وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کی بیویاں تھیں یہ گرتا ہوا محل دکھایا گیا جو اس وقت سے قابل تحسین ہے جب کہ شاہ لوئیس چہار دہم نے اسے تعمیر کیا تھا۔ تجویز کیا جا رہا ہے کہ ۱۸ ویں صدی کے تھیٹر کو پھر سے کھولنے کا انتظام کیا جائے یہ تھیٹر میری انیٹونیوں کی شادی کے وقت کھولا گیا تھا اور آج تک اس میں سٹیج کی نہایت اعلیٰ مشینری موجود ہے۔ (اسٹار)

مصر کے قائمقام وزیر خارجہ کی طرف سے

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو خراج عقیدت

قاہرہ ۵ دسمبر۔ ابراہیم فراغ پاشا قائمقام وزیر خارجہ مصر نے آج چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو زبردست خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے وادی نیل کے متعلق جو حکمت عملی اختیار کی ہے اہل مصر اس کے لئے سپاسگذار ہیں

نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے جب آپ سے پوچھا کہ مصر و برطانیہ کے تنازعہ کو ختم کرانے کے لئے پاکستان کی روش کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو ابراہیم فراغ پاشا نے کہا کہ پاکستان کا اخلاص اور اس کی سرگرمیاں قابل ستائش ہیں۔

(م) اختیار کرنے پڑیں گے لیکن وہ اقدامات کیا اور کس رخ پر ہوں گے اس پر سر دست بحث نہ کرنا ہی بہتر ہے ـــ فلسطینی عرب مہاجرین کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ انہیں دوبارہ ان کے آبائی مکان میں آباد کیا جائے۔

مصری قائمقام وزیر خارجہ ابراہیم فراغ پاشا نے آج مصر کے مطالبات منوانے کے متعلق پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں کی کوششوں کو سراہا اور کہا ہے کہ ہم انکی اعانت کی دل سے قدر کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ میں عراق اور لبنان کی طرف سے پاکستانی تجویز کی حمایت

پیرس ۵ دسمبر۔ جب پاکستان کے مندوب پروفیسر اے۔ ایس بخاری نے اقوام متحدہ کی ایڈہاک کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی کہ جرمن جماعتوں کے نمائندوں کو کمیٹی کے روبرو اظہار خیال کرنے کی اجازت دی جائے تو روس اور اسرائیل نے اس کی مخالفت کی۔ اس پر عراق اور لبنان کے نمائندوں نے پاکستانی تجویز کی حمایت کی اور اسرائیل کی اس تجویز کی شدید مخالفت کی کہ جرمن ابھی تک "نابالغ قوم" ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہودی ایجنسی کی مثال بھی پیش کی۔ (اسٹار)

شامی انقلاب پر عزام پاشا کا تبصرہ

پیرس ۵ دسمبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے "اسٹار" کو بیان دیتے ہوئے پاکستان عراق اور شام کی قرارداد کی حمایت میں سیاسی کمیٹی کے فیصلہ کو ایک ابتدائی فتح قرار دیا ہے۔ جو دنیا کے دو مخالف کیمپوں میں کشیدگی کو کم کرنے کے سلسلہ میں حاصل ہوئی ہے

عزام پاشا نے کہا کہ چھوٹی قومیں بالعموم اور عرب اور ایشیائی ممالک بالخصوص یہ عزم کر چکے ہیں کہ دنیا میں امن برقرار رکھا جائے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ موجودہ سرد جنگ کی کشیدگی کو کم کر دیا جائے عرب لیگ جو امن اور بہتر بین الاقوامی تعلقات کی علمبردار ہے وہ تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں کوئی تعمیری کام کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ شام کے فوجی انقلاب پر تبصرہ کرتے ہوئے عزام پاشا نے کہا۔ شام عرب لیگ کا ہمیشہ وفادار رہا ہے اور دمشق میں عرب اتحاد کبھی مفقود نہیں ہوا۔ حکومت کا کوئی تغیر و تبدل محض ایک گھریلو مسئلہ ہے۔ اور اس سے عرب اتحاد کی طرف شام کا رویہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ (اسٹار)

کویت کے ساتھ برطانیہ کا نیا معاہدہ

لندن ۵ دسمبر۔ کویت کے ساتھ تیل کے سلسلہ میں برطانیہ کے نئے معاہدہ کی اشاعت کے بعد مبصرین قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ کہ شاید اب ایران اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہو جائے کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ایران نے اینگلو ایرانی کمپنی کی پیشکش قبول کر لی ہوتی۔ تو اسے بھی کویت کی طرح نصف حصہ ملتا۔

ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کی جا رہی ہے۔ کہ نئے معاہدہ کے ساتھ پیداوار کے جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایرانی تیل کی کمی یہاں سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور اینگلو ایرانی کمپنی کو نکال کر تیل کے تنازعہ میں ایرانی تیل کی کمی کا جو بنیادی ذریعہ استعمال کر رہے تھے وہ غیر مؤثر ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

ص جہاز "کوئین الزبتھ" اور "کوئین میری" ۲۸۰۵ ناٹ کی رفتار سے یہ سفر طے کرتے ہیں۔

"یونائیٹڈ سٹیٹس" جہاز پر متعلقہ جہاز ران کمپنی جہازرانی کی مدد کرنیوالے سرکاری محکمے اور امریکی ۴۴

مشاورت کیلئے ممتاز سیاسی لیڈروں کو سٹالین کی دعوت

لندن ۵ دسمبر۔ مارشل سٹالین نے کمیونسٹ چین میں سیاسی بیورو کے ممتاز لیڈروں کو مشاورت کے لئے طلب کیا ہے۔ مغرب میں اس کے اس اقدام پر بہت قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ کہ کوئی نہایت اہم امور در پیش ہیں۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کے سفارتی نامہ نگار کا نظریہ ہے کہ غالباً کوریا اور مشرق وسطیٰ کے مسائل زیر بحث آئیں گے۔ (اسٹار)

الاٹمنٹ کے وقت ترتیب مقاطعہ گیراں

۸ اور ۹ دسمبر کو جس دن الاٹمنٹ محلہ جات ربوہ اور ج شروع ہو گی۔ احباب کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل طریق پر مقاطعہ گیران کو اپنا قطعہ منتخب کرنے کے لئے بلایا جائیگا۔

مورخہ ۸ دسمبر: مقاطعہ نمبر ۱ سے نمبر ۳۰۰ تک ۸ بجے قبل دوپہر سے ۱۰ بجے قبل دوپہر تک۔

مقاطعہ ۱۵۱ سے ۳۰۰ تک ۱۰ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے دوپہر تک

وقفہ برائے نماز ـــــــ ایک بجے تک

مقاطعہ نمبر ۳۰۱ سے ۴۵۰ تک ایک بجے بعد دوپہر سے ۳ بجے بعد دوپہر تک

اگر کچھ دوست رہ گئے تو رات کو بعد نماز عشاء ان کی الاٹمنٹ کی جائے گی۔

۹ دسمبر

مقاطعہ ۴۵۱ سے ۶۰۰ تک ۸ بجے قبل دوپہر سے ۱۰ بجے قبل دوپہر تک

" " ۶۰۱ سے ۷۵۰ " " ۱۰ " " " ۱۲ بجے دوپہر تک

مقاطعہ ۷۵۱ سے تا انتہا ایک بجے دوپہر سے ۳ بجے دوپہر تک

اگر کوئی دوست رہ گئے تو ان کی الاٹمنٹ بعد نماز عشاء کر دی جائیگی۔ اس ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب کو مقررہ ترتیب کے ماتحت دفتر آبادی میں جمع ہونا چاہیئے۔ جو احباب مقررہ وقت پر حاضر نہ ہونگے ان کی الاٹمنٹ دفتر خود ہی کر دے گا۔

دعا گو خاکسار حسن محمد خان نائب وکیل المال (جائداد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴